QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 03 (2025)

# غیر سامی مذاہب میں تصورِ دعا: ایک تحقیقی و تقابلی مطالعہ

# *The Concept of Prayer in Non-Semitic Religions: A Research-Based Comparative Study*

***Farzana Zia***
*MS Scholer Department of Islamic studies. The Government Sadiq College Women University Bahawalpur*
***Dr Yasmin Nazir***
*Assistant professor Department of Islamic studies The Government Sadiq College Women University.*
*Email: yasmin.nazir@gscwu.edu.pk.*
*ORCID ID: 0009-0006-4506-0914*

***Abstract***
*This study presents a comparative analysis of the concept of prayer in non-Semitic religions Hinduism, Buddhism, Jainism, and Sikhism. In these traditions, prayer is not merely an act of seeking assistance from a higher power; rather, it is a multidimensional spiritual discipline encompassing purification of the inner self, mental concentration, moral regulation, and self-realization. In Hinduism, prayer manifests through mantra recitation and bhakti devotion; in Buddhism, through metta bhavana and meditative practices; in Jainism, through the Namaskara Mantra and the ethical principle of ahimsa; and in Sikhism, through Naam Simran, kirtan, and Ardas. This study analyzes primary scriptures, classical commentaries, and contemporary scholarly perspectives. The findings suggest that prayer in non-Semitic religions serves as a foundational mechanism for ethical and spiritual formation, contributing significantly to social harmony, tolerance, and global peace.*

**Keywords:** *Non-Semitic religions; Prayer; Hinduism; Buddhism; Jainism; Sikhism; Bhakti; Meditation; Naam Simran; Ahimsa; Comparative religion; Spiritual development; Social harmony; Global peace.*

## 1. Introduction

دعا انسان کی فطری روحانی احتیاج ہے جو ہر مذہبی روایت میں کسی نہ کسی شکل میں موجود رہی ہے۔ تاہم مختلف تہذیبوں اور مذاہب میں دعا کی ساخت، معنویت اور اس کے عملی اثرات نمایاں طور پر مختلف

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 03 (2025)

دکھائی دیتے ہیں۔ غیر سامی مذاہب—ہندومت، بدھ مت، جین مت اور سکھ مت—اپنے تاریخی، لسانی اور تہذیبی پس منظر کے اعتبار سے سامی ادیان سے بالکل منفرد فکری زاویہ رکھتے ہیں۔ ان مذاہب میں دعا محض کسی قادرِ مطلق سے مدد مانگنے کا نام نہیں بلکہ یہ ایک ہمہ جہت روحانی و اخلاقی تربیت کا عمل ہے جس میں منتر جاپ، مراقبہ، اہنسا، سمرن، بھکتی اور تپسیا جیسے عناصر شامل ہیں۔ ان تمام روایات میں دعا کا بنیادی مقصد نفس کی تطہیر، ذہنی یکسوئی، باطنی سکون، اخلاقی آراستگی اور روحانی بیداری ہے۔

(Radhakrishnan, 1996; Narada, 1998; McLeod, 1997).

اس تحقیق کی اہمیت اس لیے بھی مسلم ہے کہ علمی دنیا میں دعا کا مطالعہ زیادہ تر سامی ادیان کے تناظر میں کیا جاتا ہے جبکہ غیر سامی ادیان میں اس کا تصور زیادہ تجرباتی، باطنی، انفرادی اور نفسیاتی نوعیت کا حامل ہے۔ یہ تقابلی مطالعہ مختلف غیر سامی مذاہب کے بنیادی متون، کلاسیکی شروحات، اور جدید علمی آراء کی بنیاد پر یہ واضح کرتا ہے کہ دعا ان مذاہب میں کس طرح ایک اخلاقی، روحانی اور سماجی نظم پیدا کرنے کا ذریعہ بنتی ہے اور کس طرح انسان اور معاشرے میں ہم آہنگی و خیر کے فروغ کا سبب بنتی ہے۔

## Research Questions

* غیر سامی مذاہب میں دعا کی بنیادی اقسام اور عملی صورتیں کیا ہیں؟
* دعا کے روحانی و اخلاقی مقاصد کیا ہیں؟
* دعا کا تصور سامی مذاہب سے کس طرح مختلف ہے؟
* دعا ان مذاہب کے ماننے والوں کی شخصیت اور معاشرتی کردار کو کیسے متاثر کرتی ہے؟

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 03 (2025)

## 2. Literature Review

بنیادی متون

وید، اپنشد، بھگوت گیتا، آدی گرانتھ غیر سامی روایات میں دعا کو روحانی تربیت کا مرکزی ذریعہ قرار دیتے ہیں۔۔

**ہندومت (1)**

ہندومت میں دعا زیادہ تر منتر، جاپ، بھکتی اور یوگ کی شکل اختیار کرتی ہے۔ رادھا کرشنن کے مطابق:

”منتر محض الفاظ نہیں بلکہ وہ کائناتی ارتعاش ہیں جو ذہن کو پاک و شفاف کرتے ہیں“

(Radhakrishnan, 1996, p. 121).

بھگوت گیتا میں کرشن ارجن کو سکھاتے ہیں:

”جو بھکتی کے ساتھ میری طرف آتا ہے، میں اسے اپنی قربت میں جگہ دیتا ہوں“

(Bhagavad Gita 9.22).

یہ تصور ہندومت میں دعا کو تسلیم، خودسپردگی، عشق اور روحانی تجربے سے جوڑتا ہے۔

**بدھ مت (2)**

چونکہ بدھ مت میں ذاتِ باری تعالیٰ کا تصور نہیں، اس لیے دعا اخلاقی اور ذہنی تربیت ہے۔

دھمپادا میں لکھا ہے:

”دل کی پاکیزگی ہی حقیقی نجات کی راہ ہے“

(Dhammapada, v. 183).

بدھ مت میں میٹا بھاونا )محبتِ عامہ(، کرونا )رحم(، مدیتّا )دوسروں کی خوشی(، اور مساوات دعا کی بنیاد ہیں (Narada, 1998).

**جین مت (3)**

:جین روایت میں دعا کا مرکزی متن نمسکار منتر ہے

"نمکار منتر پانچ اعلیٰ روحانی ہستیوں کو سلام ہے جو روح کی پاکیزگی کا ذریعہ بنتا ہے"

(Chatterjee, 2003, p. 44).

یہ دعا اہنسا، ضبطِ نفس، سچائی، عدمِ لالچ اور نروگتا کی مضبوطی کا ذریعہ ہے۔

**سکھ مت (4)**

:سکھ مت میں دعا "نام سمرن"خدا کے نام کی مسلسل یاد—ہے۔ گرو ارجن دیو فرماتے ہیں

"نام کے بغیر انسان کا باطن خالی ہے"

(Guru Granth Sahib, Ang 19).

:کے مطابق McLeod (1997)

"سکھ عبادت کا مرکز نام سمرن، کیرتن اور ارداس ہے" (p. 72).

یہ دعا فرد کے باطن کو مضبوط کرتی ہے اور اجتماعی ہم آہنگی پیدا کرتی ہے۔

## 3. Methodology

یہ تحقیق اپنی نوعیت کے اعتبار سے **Qualitative**، **Descriptive**، **Analytical**اور **Comparative**ہے۔ اس میں غیر سامی مذاہب میں تصورِ دعا کے نظریاتی و عملی پہلوؤں کا بین المذاہب تقابلی جائزہ لیا گیا ہے۔ تحقیق میں **Hermeneutic Method**اور **Theological–**

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 03 (2025)

**Interpretive Approach** کو بنیاد بنایا گیا ہے تاکہ ہر مذہب کے اصل تصورِ دعا کو اس کے تاریخی، لسانی، فکری اور روحانی تناظر میں سمجھا جا سکے۔

اس مقصد کے لیے ہر مذہب کے بنیادی تصورات کو اس کے **Primary Sources** سے اخذ کیا گیا اور پھر **comparative hermeneutics** کی روشنی میں باہمی مماثلتوں اور اختلافات کا تجزیہ کیا گیا۔ اس عمل میں مفاہیم کی گہرائی، متن کے سیاق و سباق، اور مذہبی تجربات کی معنویت پر خصوصاً توجہ دی گئی ہے۔

**استعمال ہونے والے بنیادی ذرائع:**

i. **بنیادی مذہبی متون:**

وید، اپنشد، بھگوت گیتا، دَھمّ پد، تریپٹک، آگم، گُرو گرنتھ صاحب وغیرہ۔

ii. **کلاسیکی اور جدید مفسرین و شارحین کے شروح و تفاسیر:**

Radhakrishnan، Narada، Vivekananda، Bhikkhu Bodhi، McLeod، اور Jain Acharyas وغیرہ۔

iii. **جدید اکیڈمک اسکالرشپ:**

متعلقہ تحقیقی مقالات، کتابیں، اور peer–reviewed جرنلز۔

iv. **Comparative Religious Studies:**

مختلف ادیان کے روحانی، اخلاقی اور تجرباتی نظام کے موازنے کے لیے معیاری مطالعات۔

v. **Hermeneutic and Theological Interpretive Method:**

متن کی تشریح، مذہبی تجربے کی معنویت، اور روحانی ابعاد کو سمجھنے کے لیے۔

## 4. Discussion & Analysis

### 4.1 ہندومت میں تصورِ دعا

ہندومت میں دعا انسان کی باطنی توانائی کو بیدار کرتی ہے۔ "اوم" کو کائناتی صوت قرار دیا جاتا ہے۔ یوگ اور بھکتی دونوں میں دعا روحانی تزکیہ کا بنیادی ذریعہ ہے (Radhakrishnan, 1996).

بھکتی تحریک نے دعا کو عوامی، جذباتی اور سادہ بنایا، جس نے مذہبی تجربے کو عام لوگوں کے لیے قابلِ رسائی بنا دیا۔

### 4.2 بدھ مت میں تصورِ دعا

بدھ مت میں دعا کا تعلق:

ذہنی تطہیر

اخلاقی تربیت

دھیان

میٹا، محبتِ عامہ

Narada (1998) کے مطابق میٹا بھاونا "ہر ذی روح کے لیے خیر کی تمنا" کا عملی طریقہ ہے۔ سے ہے۔

یہ دعا معمولی خواہشات اور منفی جذبات کو ختم کرتی ہے۔

### 4.3 جین مت میں تصورِ دعا

جین تصور کے مطابق دعا کرم کے بندھن کو ختم کرنے کا ذریعہ ہے (Chatterjee, 2003)۔

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 03 (2025)

نمسکار منتر انسان میں:

اہنسا

ضبط

پاکیزگی

پیدا کرتا ہے۔

## 4.4 سکھ مت میں تصورِ دعا

سکھ مت میں دعا تین ستونوں پر قائم ہے:

نام جپنا

کیرت کرنا

ونڈ چھکنا

McLeod (1997) کے مطابق ارداس سکھ قوم کی اجتماعی روحانیت کا مرکز ہے۔

## 4.5 تقابلی جائزہ (Comparative Summary)

تمام مذاہب میں دعا کی بنیادی شکل، مقصد اور

نمایاں خصوصیات درج ذیل ہیں:

ہندومت میں دعا منتر، بھکتی

موکش کے حصول اور روحانی ارتقاء، یوگ کے لیے کی جاتی ہے۔

بدھ مت میں دعا میٹا بھاونا، مراقبہ اور نروان کے حصول کے لیے کی جاتی ہے ۔

جین مت میں دعا نمسکار منتر

کرم کا خاتمہ، اہنسا، ضبط نفس کے مقصد سے کی جاتی ہے ۔

سکھ مت میں دعا سمرن، کیرتن
نام کی یاد،اجتماعی دعا کی صورت میں کی جاتی ہے۔

## 5. Findings / Conclusion

غیر سامی مذاہب میں دعا "درخواست "نہیں بلکہ روحانی ریاضت ہے۔
دعا فرد کی اخلاقی، ذہنی اور روحانی تشکیل کا بنیادی ذریعہ ہے۔
ان تمام مذاہب میں دعا انا، لالچ، نفرت اور غصے جیسے جذبات کو ختم کرتی ہے۔
دعا کا اجتماعی کردار )خصوصاً سکھ مت میں (معاشرتی ہم آہنگی کو بڑھاتا ہے۔
سامی مذاہب میں دعا خالق سے مناجات ہے، جبکہ غیر سامی مذاہب میں دعا باطنی ارتقاء ہے۔
یہ تحقیق ثابت کرتی ہے کہ دعا ہر مذہب میں انسانی روح کی بنیادی ضرورت ہے خواہ اس کی شکلیں مختلف ہوں۔[1]

**تجاویز وسفارشات**

**1. بین المذاہب دعا کے تصورات پر مزید تقابلی تحقیقی کام کیا جائے**

تاکہ مشترکہ روحانی اقدار سامنے آئیں اور مذہبی ہم آہنگی میں اضافہ ہو۔

**2. یونیورسٹی سطح پر Comparative Prayer Studies کے کورسز متعارف کرائے جائیں**

جس سے مذہبی مطالعات کے میدان میں نئی علمی جہتیں پیدا ہوں۔

**3. مختلف مذاہب کی عباداتی روایات کی عملی ورکشاپس کا انعقاد کیا جائے**

تاکہ طلبہ تجرباتی سطح پر ان روایات کو سمجھ سکیں۔

**4. دعا کے نفسیاتی اثرات پر مشترکہ تحقیقی منصوبے بنائے جائیں**

خاص طور پر سکون، ذہنی صحت اور اخلاقی تربیت کے حوالے سے۔

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 03 (2025)

**5.عالمی امن اور سماجی ہم آہنگی کے لیے دعا کے کردار کو تعلیمی نصاب میں شامل کیا جائے**

تاکہ نوجوان نسل مشترکہ روحانی بنیادوں کو سمجھ سکے۔

**6.بین المذاہب مکالمے میں دعا کو ایک مشترکہ اخلاقی قدر کے طور پر پیش کیا جائے**

جس سے نفرت، تعصب اور مذہبی فاصلے کم کرنے میں مدد ملے۔

[1] References
Chatterjee, A. (2003). The Sacred Thread of Jainism. Delhi: Motilal Banarsidass.
Dhammapada. (Various translations).
Guru Granth Sahib. (Standard Edition).
McLeod, W. H. (1997). Sikhism. London: Penguin Books.
Narada Mahathera. (1998). The Buddha and His Teachings. Kandy: Buddhist Publication Society.
The Bhagavad Gita. (Various translations).
Radhakrishnan, S. (1996). Indian Philosophy (Vols. 1–2). Oxford University Press.
Zaehner, R. C. (1970). Hinduism. Oxford University Press.